"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ۔ (آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

"تم سب اُمتوں سے بہتر اُمت ہو، تمہیں لوگوں کی قیادت کے لیے نکالا گیا ہے۔ تم بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو"

اِس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا اور آپ کے بعد اس کام کے لیے پوری اُمت کو ذمہ داری کے منصب پر فائز کیا گیا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور آیت نمبر ۵۵)

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے وہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلافت عطا کرے جس طرح اُن سے پہلے اُس نے دوسرے لوگوں کو خلافت عطا کی"۔

اِس آیت میں سارے اہل ایمان سے خلافت فی الارض کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۲ ۔۔۔ نوحہ اور ماتم کرنے کی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (سورہ بقرہ - ۱۵۵-۱۵۶)

"اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک میں مبتلا کر کے مالوں اور جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے آزمائیں گے، آپ ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے جو مصیبت آنے پر کہتے ہیں ہم اللہ کی ملک ہیں اور اللہ کے حضور پیش ہونے والے ہیں"۔

اِس آیت میں صراحت کے ساتھ مختلف تکلیفوں اور مصیبتوں، جن میں جانوں کی کمی بھی شامل ہے، کا ذکر کرنے کے بعد اُن پر صبر کی تلقین کی گئی ہے اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے کلمات کے ذریعہ ان مصائب پر رضا کی تلقین کی گئی ہے۔ احادیث میں اس کی مزید تشریح کی گئی ہے اور نوحہ کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔